سرینگر کو روایتی شہر بنانے کی راہ ہموار

وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی نے گزشتہ مہینے سرینگر کے بعض پرانے علاقوں کا دورہ کر کے شہر کی ثقافتی شناخت برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔اس موقعے پر اُنہوں نے اعلان کیا کہ قدیم شہر کا طرزِ تعمیر محفوظ رکھنے اور پہلے سے ہی تعمیر عمارتوں کی پرداخت اور دیگر متعلقہ اُمور کے لئے ایک سو کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی جارہی ہے تاکہ اس سلسلے میں مطلوبہ رقومات فراہم کی جاسکیں۔وزیراعلیٰ کا یہ اعلان اپنے آپ میں سرینگر کو ہیریٹیج سٹی بنانے کی جانب ایک بہت بڑی پیش رفت ہے جس کا مطالبہ بڑی مدت سے کیا جارہا ہے۔مورخین کا ماننا ہے کہ ہندوستان میں وارانسی کے بعد سرینگر دوسرا اقدیم ترین شہر ہے جس کی تاریخ ہزاروں برسوں پر محیط ہے۔یہ شہر حکمرانی' سیاست' تجارت اور علوم وفنون کا مرکز رہا ہے۔اس شہر میں کتنے ہی قدیم استھاپن' مندر' بعقہ جات' خانقاہیں' آستانے اور مساجد ہیں۔اس شہر کا منفرد طرزِ تعمیر رہا ہے جو خاص کشمیر کے ساتھ ہی وابستہ ہے جو اسلام' بُدھ مت' ہندومت' مغل پٹھان اور ہمالیائی طرزِ تعمیر کا ایک حسین وجمیل امتزاج ہے۔اس کے جلال و جمال کی تعریف میں مورخ صدیوں سے رطب اللسان رہے ہیں۔یہ طرزِ تعمیر صدیوں تک پھلتا پھولتا لیکن بیسویں صدی کے آخری نصف میں اس کا چلن رفتہ رفتہ کم ہوگیا۔مختلف مما لک جیسے مصر' روم' یونان' چین وغیرہ جہاں تہذیبیں پھلی پھولی ہیں' میں قدیم شہروں کے طرزِ تعمیر کو قائم رکھنے کی کوششیں کی گئیں جو بجا طور کامیاب بھی ہوئیں۔ہمارے ہاں بھی ثقافتی حلقے برسوں سے یہ مطالبہ کرتے آرہے ہیں کہ قدیم سرینگر کے ثقافتی اہمیت برقرار رکھنے کے لئے اسے ہیریٹیج سٹی قرار دیا جائے لیکن معاملہ طوالتوں کا شکار ہوتا رہا۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بہت کچھ ہمارے ہاتھوں سے پھسل گیا ہے لیکن جو کچھ بچ گیا وہ ہمارے خوابوں کی تعبیر کے لئے کافی ہے۔اب جبکہ اس بارے میں باضابطہ اعلان کیا جاچکا ہے' اُمید کی جانی چاہیے کہ سرینگر کو بہت جلد ہیریٹیج سٹی کا درجہ دیا جائے گا۔اس سلسلے میں جہاں حکومت پر بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہیں۔وہیں لوگوں کا تعاون بھی ضروری ہے۔ہم شاندار روایتوں کے امین ہیں اور ان روایتوں کو اگلی نسلوں کے لئے محفوظ رکھنا ہمارا فرضِ اوّلین ہے۔ ☆☆☆

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

گزشتہ دو تین مہینوں کے دوران ریاست میں بعض ایسی مقتدر علمی' ادبی اور فن کی دُنیا سے تعلق رکھنے والی شخصیات کا انتقال ہوگیا جو مدتوں ہمارے علمی' ادبی اور ثقافتی منظر نامے پر چھائے رہے اور اپنے کنٹری بیوشن کی وجہ سے مدتوں تک یاد کئے جاتے رہے گے۔۶؍جون کو پہاڑی' گوجری اور اردو کے سرکردہ شاعر اور ادیب ڈاکٹر صابر مرزا مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔موصوف نے ریاستی کلچرل اکیڈیمی میں کئی دہائیوں تک اپنے پیشہ ورانہ خدمات انجام دیں اور راجوری پونچھ میں علمی' ادبی اور ثقافتی کاروان کو آگے بڑھانے میں اپنی بہترین صلاحیتیں وقف کیں۔جون کے مہینے میں ہی کشمیری لوک روایت کی ایک انمول دین داستان کے پیش کار محمد اسمٰعیل میر اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔داستان گوئی اُن کو میراث میں ملی تھی اور وہ خود اس فن کے ساتھ نصف صدی سے زیادہ عرصے تک جڑے رہے۔بظاہر ناخواندہ تھے لیکن اُن کو کشمیری میں تحریر ہر داستان توضیحات کے ساتھ از بر تھی اور انہیں پیش کرنے کا اُن کا منفرد انداز تھا اور اس میں وہ اس قدر دلچسپی پیدا کر دیتے تھے کہ سننے والے ہمہ تن گوش ہوجاتے۔وہ کئی طرح کے کشمیری لوک ساز بجانے میں مہارت رکھتے تھے خصوصاً نوٹ (گھڑا) اُن کی پہلی پسند تھی۔سومناتھ ویر شاعروں' ادیبوں' محققوں اور مترجمین کی اُس پیڑھی سے تعلق رکھتے تھے جو نہ صلے کی پرواہ' ستائش کی پرواکو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رہتے تھے۔اُنہوں نے بڑی ہی خاموشی لیکن مستعدی کے ساتھ کشمیری زبان وادب کی وہ خدمت کی جس کو کئی پیڑھیوں تک یاد کیا جاتا رہے گا۔طبیعت کی ناسازی کے باوجود وہ دم واپسیں تک تحقیق وتالیف میں مشغول رہے اور ہماری ثقافت کے کئی گوشوں کو اُجاگر کیا۔اسی مہینے میں اُردو زبان کی ادب کی ایک مقتدر شخصیت پروفیسر شکیل الرحمان راہی ملکِ عدم ہوگئے۔موصوف کا تقرر کشمیر یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو میں ہوگیا تھا اور قریب تین دہائیوں تک اس شعبے میں کارہائے نمایاں دکھانے کے بعد سربراہ شعبہ کی حیثیت سے سبکدوش ہوگئے۔اُنہوں نے متعدد کتابیں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔خصوصاً جمالیات اُن کا محبوب ترین موضوع تھا اور اس میں اردو ادب کا دامن مالا مال کردیا۔اُنہوں نے کشمیر میں اپنے قیام کے دوران شعبہ اردو کے وقار کو بلند کیا اور متعدد شاگردوں کی تربیت کی جنہوں نے بعد میں ملکی سطح پر ریاست کا نام روشن کیا۔کشمیر سے چلے جانے کے بعد بھی اُنہوں نے یہاں اپنے روابط بنائے رکھے اور یہاں کے علمی' ادبی جرائد میں اُن کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ریاست کے علمی اور ادبی حلقے اُن کی کمی مدتوں تک محسوس کرتے رہیں گے۔۹؍جولائی کو بلند پایہ محقق' مصنف' قلمکار' اُستاد اور دانشور پروفیسر فدا محمد خان حسنین ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔موصوف ریاست کی تاریخ' تمدن اور ثقافت پر تحریر ایک سو سے زائد تحقیقی کتابیوں کے مصنف تھے۔برطانیہ' روس' امریکہ' جرمنی' سپین' جاپان' مشرق وسطی اور دیگر مما لک سے شائع ہونے والے رسائل اور جرائد میں اُن کے تحقیقی مقالات پابندی کے ساتھ شائع ہوتے تھے۔اس طرح سے اُنہوں نے ریاست کی تواریخ اور تمدن کے بارے میں بحث ومباحث کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچادیا۔وہ جموں وکشمیر کے شاید پہلے مصنف ہیں جن کی کتابوں کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جاچکا ہے اور ان میں سے بیشتر کو بین الاقوامی پبلیشنگ ادارے پینگوئن نے زیورِ طباعت سے آراستہ کیا ہے۔اُنہوں نے ریاست کی تمدنی تواریخ کے بعض ایسے گوشے کھنگالے ہیں جن پر اس سے قبل برائے نام کام ہوا تھا۔بڑھتی عمر اور ناسازی صحت اُن کے ولولوں کے آڑے نہیں آئی اور اُنہوں نے دم واپسیں تک علم وتحقیق کے ساتھ اپنا تعلق بنائے رکھا۔اُن کا انتقال علمی' تحقیقی' اور ثقافتی حلقوں کے لئے بہت بڑا نقصان ہے جس کی تلافی شاید ممکن ہی نہیں۔اگست کو اکیڈیمی کے ایک سابق آفیسر پیر محمد شفیع مخدومی دائمی اجل کو لبیک کہہ گئے۔مرحوم گونا گوں صفات کے مالک تھے اور اکیڈیمی میں تین دہائیوں سے زیادہ عرصے تک اپنی پیشہ ورانہ خدمات انجام دیں۔بہر حال' خالق کی مرضی کے آگے سر جھکانا پڑتا ہے۔ادارہ' مندرجہ بالا تمام شخصیات اور اُن کے کارناموں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اُمید کرتا ہے کہ اُنہوں نے ہمارے لئے جو علمی اور ادبی سرمایہ چھوڑا ہے اُس سے خاطر خواہ استفادہ کیا جائے گا۔ ☆☆☆

طلبہ اپنی تمدنی روایات پر فخر کریں' وزیر تعلیم

پلوامہ ڈگری کالج میں ثقافتی پروگرام کا انعقاد' طلبہ نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا

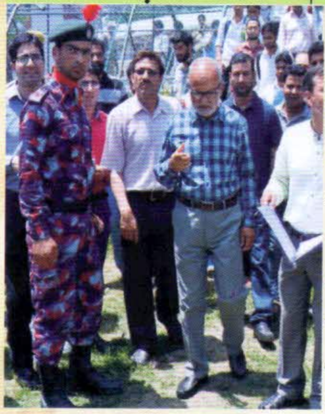

پلوامہ// ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے مقصدف سے ۵؍جون کو ڈگری کالج پلوامہ میں تمدنی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں طالب علموں کی ایک کثیر تعداد نے حصہ لیا۔تقریب میں نامور گلوکار دھنجے کول نے اپنے فن کا مظاہرہ کر کے وہاں موجود سینکڑوں شائقین کو محظوظ کیا۔تقریب کے مہمانِ خصوصی ریاستی وزیر تعلیم نعیم اختر تھے جو پورا دن طالب علموں کے درمیان موجود رہے۔اس موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں موجودہ تعلیمی صورتحال میں نئی تبدیلی کا آغاز واضح طور دکھائی دے رہا ہے۔اُنہوں نے کہا کہ طالب علموں کو نہ صرف تدریسی عمل بلکہ غیر تدریسی سرگرمیوں میں بھی دلچسپی لے کر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔اُنہوں نے کہا کہ تعلیمی اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ طالب علموں کو مکمل شخصیت کی حیثیت میں پیش کریں۔تقریب کا آغاز مزاحیہ اداکار رئیس محی الدین کے پروگرام سے ہُوا جس کے بعد کالج کے طالب علموں نے موسیقی پر مبنی طنز ومزاح کے پروگرام پیش کئے۔تقریب میں ناظم تعلیمات ڈاکٹر شاہ فیصل بھی موجود تھے۔کشمیر کی مختلف ثقافتی اکائیوں کے روایتی لباس میں ملبوس طالب علموں کے تمدنی پروگرام کا مشاہدہ کر کے وزیر موصوف کافی متاثر ہوئے اور طالب علموں کو مبارک باد پیش کی۔اُنہوں نے کہا کہ پلوامہ کو تمدن کے احیائے نو کے مرکز کے طور ترقی دی جانی چاہیے۔اُنہوں نے کہا کہ پلوامہ سوچھ کرال' وہاب کھار' لل دید اور مہجور جیسی شخصیات پیدا کی ہیں۔اُنہوں نے طالب علموں پر زور دیا کہ اُنہیں اپنے تمدن پر ناز ہونا چاہیے۔وزیر موصوف نے طلبہ کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے سمارٹ کلاس روم کا افتتاح کیا۔اُنہوں نے تقریب میں موجود لوگوں کا معروف گایک دھنجے کول کا تعارف کرایا۔تقریب میں بتایا گیا کہ کالج میں تھیٹر ورکشاپ کے انعقاد کے علاوہ دیگر پروگراموں میں بھی اُن کی معاونت کی جائے گی۔دھنجے کول نے سٹیج پر لل واکھ پیش کرنے کے علاوہ سوچھ کرال اور دیگر صوفی شعراء کا کلام پیش کیا۔وزیر تعلیم نے مختلف زمروں کے تحت طالب علموں میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ ☆☆

ثقافت' سیاحت کا اہم حصہ' اس کا فروغ وقت کی اہم ضرورت

قدیم شہر میں ثقافتی ڈھانچوں کے تحفظ کی ضرورت پر زور

سرینگر// ریاستی سرکار اپنے مختلف محکموں کی وساطت سے پرانے شہر میں ثقافتی ڈھانچے اور عمارتوں کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔اس سلسلے میں سیاحت محکمے کے سیکریٹری فاروق احمد شاہ نے بتایا کہ شہرِ خاص میں ثقافت کے اعتبار سے کافی وسیع گنجائش موجود ہے اور ثقافت کے مداحوں کو یہاں کی ثقافتی سیاحت کے لئے راغب کیا جاسکتا ہے۔اُنہوں نے کہا کہ ثقافت' سیاحت کا اہم جُزو ہے اور اس کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔شہرِ خاص میں کئی ثقافتی عمارتیں موجود ہیں جن میں کوہِ ماراں' جامع مسجد' زیارتِ نقشبند صاحب' بڈشاہ کا مقبرہ' خانقاہِ معلیٰ' دریائے جہلم اور اس پر بنے پُل بشمول زینہ کدل اور فتح کدل شامل ہیں۔اُنہوں نے عاوم سے اپیل کی کہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر کرتے وقت ثقافتی روایات کا بھی دھیان رکھیں۔ ☆☆☆